روزنامہ
الفضل
ربوہ
CPL 61
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان
منگل 28- مارچ 2000ء - 21 ذی الحج 1420 ہجری- 28 امان 1379 ہش جلد 50-85 نمبر70

جنگ بدر سے پہلے مشورہ

جنگ بدر سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے مشورہ فرمایا- حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کی جاں نثارانہ تقاریر کے بعد حضرت مقداد بن اسودؓ نے عرض کیا- یارسول اللہ ہم آپ کے دائیں' بائیں اور آگے اور پیچھے لڑیں گے- پھر سعد بن معاذؓ نے اپنی وفاداری کا یقین دلایا- تو حضور نے فرمایا اللہ کا نام لے کر آگے بڑھو خدا نے مجھے غلبہ کا وعدہ دیا ہے-

(سیرۃ ابن ہشام حالات بدر)

مشورہ کے بعد جو فیصلہ کرو اس پر عزم اور اللہ پر توکل کر کے کاربند ہو جاؤ

خطبہ الہامیہ کا ایک ایک فقرہ ایک نشان ہے اس پر سو سال پورے ہو رہے ہیں

قربانیاں دراصل خدا کی رضاجوئی کیلئے ہیں اسکی حقیقت کو سمجھ کر اپنے اوپر وارد کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 24 مارچ 2000ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(خطبہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن-24 مارچ 2000ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں مجلس شوریٰ کے حوالے سے بعض نصائح کرنے کے علاوہ خطبہ الہامیہ کی اہمیت کے بارے میں روشنی ڈالی- حضور ایدہ اللہ کا خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور کئی زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا-

حضور ایدہ اللہ نے مجلس شوریٰ کے بارے میں فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع میں جماعت احمدیہ نے اس کو انسٹی ٹیوشن بنا کر رائج کیا ہے- قرآن نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے کہ مشورہ تو کرنا ہے مگر فیصلہ تم نے خود کرنا ہے اس لئے جو فیصلہ کرو اس پر عزم اور توکل سے کاربند ہو جاؤ-

حضور ایدہ اللہ نے خطبہ الہامیہ کے بارے میں فرمایا آج سے سو سال قبل 1900ء میں یہ خطبہ حضرت مسیح موعود نے ارشاد فرمایا- حضور نے اس بارے میں بعض رفقائے حضرت مسیح موعود کی روایات بیان فرمائیں-11- اپریل 1900ء کو عیدالاضحیہ کی صبح اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو الہاماً فرمایا کہ آج تم تقریر کرو تمہیں قوت دی گئی ہے- چنانچہ عید کی نماز کے بعد حضرت مسیح موعود نے پہلے مختصراً اردو میں کچھ ارشاد فرمایا اس کے بعد فصیح وبلیغ عربی میں خطبہ ارشاد فرمایا جو خطبہ الہامیہ کے نام سے معروف ہے- حضور نے فرمایا یہ خطبہ عربی میں فی البدیہہ میری زبان سے ادا ہو رہا تھا اور اس میں ایسا مضمون بیان ہو رہا تھا جو میری طاقت سے باہر تھا- حاضرین کی تعداد 200 سے 300 تھی- حضرت مسیح موعود نے فرمایا اس وقت ایک غیبی چشمہ میری زبان سے پھوٹ رہا تھا- جیسے کوئی فرشتہ کلام کر رہا ہو- خود بخود بنے بنائے فقرات میری زبان سے ادا ہو رہے تھے- ہر فقرہ ایک نشان تھا- اس سے پہلے میں نے عربی میں کوئی تقریر نہیں کی تھی- رفقائے حضرت مسیح موعود کی روایات میں بیان ہوا کہ حضور نے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اور حضرت مولوی نورالدین صاحب کو فرمایا کہ وہ یہ خطبہ نوٹ کریں فرمایا اگر کوئی لفظ سمجھ نہ آئے تو ابھی مجھ سے پوچھ لیں بعد میں ممکن ہے کہ میں خود بھی نہ بتا سکوں یہ خطبہ دو گھنٹے جاری رہا- حضور کا چہرہ مبارک اس وقت چمک رہا تھا- آنکھیں نیم وا تھیں خطبہ کے بعد احباب کے اصرار پر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے خطبہ کا اردو خلاصہ بیان فرمایا اس دوران حضرت مسیح موعود سجدہ میں گر گئے حاضرین نے بھی ساتھ سجدہ ادا کیا حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ابھی میں نے سرخ رنگ میں "مبارک" لکھا دیکھا ہے اس کے شکرانے میں یہ سجدہ ادا کیا ہے-

خطبہ الہامیہ کے 4 منتخب حصے حضرت صاحب ایدہ اللہ نے پڑھ کر سنائے ان میں قربانی کے فلسفے کو واضح کیا گیا ہے- فرمایا قربانیوں میں عقل مندوں کے لئے بھید ہیں یہ سب خدا کی رضاجوئی کے لئے ہے- اس کی حقیقت کو سمجھ کر اپنے اوپر وارد کرو تب وہ درجہ جو سالکوں کو ملتا ہے تمہیں ملے گا- حضرت مسیح موعود نے فرمایا میں وہ نور ہوں جو اندھیری رات کے وقت آسمان سے نازل ہوا- میں وہ مغز ہوں جس کے ساتھ چھلکا نہیں وہ روح ہوں جس کے ساتھ جسم نہیں وہ سورج ہوں جس کو کسی کے کینے کا دھواں چھپا نہیں سکتا- میں زرد رنگ کے دو لباسوں میں آیا ہوں جو جلال اور جمال میں رنگے ہوئے ہیں- یہ آخری زمانہ اور آخری مہینہ ہے دونوں ختم ہونے کے قریب ہیں- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس خطبے میں ہمارے لئے بہت بڑا پیغام ہے کہ قربانیوں کے ثمر بھی کھاؤ اور پیش بھی کرو اپنی نفسانیت کی گردن پر چھری پھیر دو- میں امید کرتا ہوں کہ ساری دنیا میں جماعت احمدیہ خطبہ الہامیہ کی برکت سے آگے سے آگے بڑھتی چلی جائے گی- خدا کرے ایسا ہی ہو-

خطبہ جمعہ 5 بجے آئے گا

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ 31 مارچ 2000 کا خطبہ جمعہ پاکستانی وقت کے مطابق شام پانچ بجے ایم ٹی اے سے ٹیلی کاسٹ ہوگا- لندن میں موسم گرما کے آغاز سے گھڑیاں ایک گھنٹہ آگے کر دی جاتی ہیں جس سے خطبہ جمعہ جو سردیوں میں چھ بجے شام آتا تھا گرمیوں میں پانچ بجے شام ٹیلی کاسٹ ہوگا- اسی طرح سے ایم ٹی اے کے دیگر پروگراموں میں بھی ایک گھنٹہ کی کمی کر لی جائے-

داخلہ مدرستہ الحفظ

○ مدرستہ الحفظ میں داخلہ کے لئے انٹرویو یکم اپریل بروز ہفتہ بوقت 8 بجے صبح جامعہ احمدیہ میں ہوگا- داخلہ کی شرائط حسب ذیل ہیں-

1- عمر 12 سال سے زائد نہ ہو-(10 سال ہو تو ترجیح دی جائے گی)

2- پرائمری پاس ہو- کمزور صحت اور کمزور نظر طلباء کو داخلہ کے لئے نہ بھیجیں-

3- قرآن کریم ناظرہ مکمل پڑھا ہوا اور حافظہ اچھا ہو-

4- درخواست پریذیڈنٹ یا امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ طالب علم کے والد اور والدہ کی طرف سے نگران مدرستہ الحفظ جامعہ احمدیہ کے نام آنی چاہئے-

5- درخواست پر والد/ سرپرست اور والدہ کے دستخط یا نشان انگوٹھا ضروری ہے-

6- انٹرویو میں کامیابی کی صورت میں داخلہ کے وقت پرائمری پاس سرٹیفیکیٹ کی فوٹو کاپی ہمراہ لانا ضروری ہے- کامیاب طلباء کا دوسرے دن وکالت دیوان میں انٹرویو ہوگا- اور پھر طبی معائنہ ہوگا-

7- نشستوں کی تعداد محدود ہے فیصلہ میرٹ پر ہوگا-

(نگران مدرستہ الحفظ)

یوم تحریک جدید

○ امراء وصدر صاحبان یوم تحریک جدید 14- اپریل 2000ء بروز جمعۃ المبارک منانے کا اہتمام کریں-

(وکیل الدیوان تحریک جدید- ربوہ)

وقف جدید کے نئے مالی سال کا اعلان

یہ سال وقف جدید کے لئے ایک نمایاں سنگ میل بن کر ابھرا ہے

یہ سال بکثرت غیر معمولی برکات لے کر آیا ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 7 جنوری 2000ء بمطابق 7 صلح 1379 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ ابراہیم کی آیت نمبر 32 کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

تو میرے ان بندوں سے کہہ دے کہ جو ایمان لائے ہیں کہ وہ نماز قائم کریں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے مخفی طور پر بھی اور اعلانیہ طور پر بھی خرچ کریں۔ پیشتر اس کے کہ وہ دن آ جائے جس میں کوئی خرید و فروخت نہیں ہوگی اور نہ کوئی دوستی (کام آئے گی)۔ (سورۃ ابراہیم:32)

اس آیت کا انتخاب میں نے اس غرض سے کیا ہے کہ آج کے خطبہ کے موضوع میں دو باتیں اکٹھی شامل ہیں۔ ایک وقف جدید کا اعلان ہوگا نئے سال کا' اس کی مالی تحریک ہے۔ اور دوسرے نمازوں کے قیام کے متعلق میں خصوصیت سے تحریک کرنا چاہتا ہوں جو دراصل رمضان کا سبق ہے اور رمضان اپنے پیچھے چھوڑ کے جا رہا ہے۔ اس مختصر تعارف کے بعد آج سب سے پہلے تو میں جمعۃ الوداع کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں جو آج رمضان کا آخری دن ہے اور جمعۃ الوداع ہے۔ یہ سال بکثرت غیر معمولی برکات لے کر آیا ہے جس کا تفصیلی ذکر میں آگے چل کر کروں گا۔ سردست صرف جمعۃ الوداع سے متعلق کچھ گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔

آج کا دن وہ دن ہے کہ تمام دنیا میں (بیوت الذکر) اتنی بھر گئی ہیں کہ کبھی سارا سال بلکہ رمضان مبارک کے دوران بھی (بیوت الذکر) اس طرح نہیں بھری تھیں اور لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر اور کوئی بھی نیکی نہ ہو تو صرف جمعۃ الوداع کو حاضر ہو جانا ہی ان کی بخشش کا سامان مہیا کر دے گا۔ بخشش کے کام تو اللہ کے ہیں وہ جس کو چاہے بخشتا ہے جس کو چاہے نہ بخشے مگر یہ وہم ہے کہ جمعۃ الوداع کو ایک ایسی اہمیت حاصل ہے کہ اس میں شمولیت سے خواہ سارا سال بدیوں میں مبتلا رہے انسان کے سارے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اس پہلو سے جب میں نے حدیثوں کا مطالعہ کیا تو پتہ لگا کہ حدیث میں کہیں جمعۃ الوداع کا کوئی ذکر نہیں۔ لیلۃ القدر کی اہمیت کا ذکر ہے مگر جمعۃ الوداع کی اہمیت کا کوئی ذکر کسی حدیث میں نہیں آتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ فرضی قصے بعد میں گھڑے گئے ہیں اور جب تنزل ہوا ہے (۔۔۔) تو اس میں کسی وقت جمعۃ الوداع کا خیال آہستہ آہستہ راہ پکڑ گیا ہے اور اس کی وجہ سے بہت سی خرابیاں لاحق ہوئی ہیں۔

یہ جمعہ نیکیوں کو وداع کرنے کا جمعہ نہیں ہے۔ یہ سب سے پہلی اور اہم بات ہے جو میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں۔ ہر سال جمعۃ الوداع کے موقع پر میں یہی پیغام دیا کرتا ہوں کہ یہ وداع نیکیوں کا وداع نہیں ہے کہ جس طرح بچے ٹاٹا کر دیتے ہیں کہ اچھا نیکیو! چھٹی ہوئی، تم سے رخصت ہوئے۔ بلکہ اگر جمعۃ الوداع کی کوئی اہمیت ہے تو صرف یہ اہمیت ہونی چاہئے کہ جمعۃ الوداع کے موقع پر اپنے سارے وہ سبق انسان دوہرائے جو رمضان مبارک میں سیکھے تھے اور ان اسباق کو اپنے نفس پر چسپاں کرے اور پھر اگلے سال کی تیاری کرے تو یہ وداع کے ساتھ استقبال کا بھی جمعہ ہے جس کے ساتھ اگلے سال کے رمضان کے استقبال کی ذہنی تیاری ہوتی ہے۔

تو میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت خصوصیت سے اس اہم بات کو یاد رکھے گی کہ جمعۃ الوداع کو محض رخصت کا جمعہ نہیں بلکہ استقبال کا جمعہ بھی قرار دیں گے اور اس استقبال کے جمعہ سے سب سے زیادہ اہم سبق جو رمضان مبارک میں ہم نے سیکھا ہے وہ نمازوں کی پابندی ہے۔ پانچ وقتہ نمازوں کی پابندی تو لازم ہے اس کے بغیر تو روزہ ہو ہی نہیں سکتا اور اس کے علاوہ تراویح یا تہجد کی نماز یہ تقریباً فرض کی طرح ہی سمجھنی چاہئے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے تہجد کی نماز میں مداومت اختیار فرمائی۔ پس یہ سبق ہے جو جماعت کو آئندہ سال کے لئے ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ آئندہ سال کے رمضان تک ہماری نیکیوں کو بقا بخشے اور ایک تسلسل عطا فرمائے۔

اب میں امسال جو خصوصیت سے بعض اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے امور رونما ہوئے ہیں جن کو اتفاقی نہیں کہا جا سکتا ان کے اندر ضرور کوئی گہری حکمت ہوگی اور جو حکمتیں بھی لوگوں کی سمجھ میں آئی ہیں ان سے ایک نتیجہ ضرور اخذ کیا جا سکتا ہے کہ یہ سال جماعت کے لئے غیر معمولی برکتوں کا سال ہوگا۔ کن معنوں میں ہوگا اللہ بہتر جانتا ہے۔ اب میں اس جمعہ میں جو اس سال کی خصوصیات ہیں ان کا خاص طور پر ذکر کرتا ہوں۔ ان خصوصیات کی طرف میری توجہ تو نہیں گئی تھی مگر امام صاحب نے خصوصیت سے لکھ کر یہ نکات بھیجے کہ وہ محسوس کرتے ہیں کہ یہ سال ایک خاص سال ہے' کوئی عام سال نہیں اور ان نکات میں صادق محمد صاحب طاہر نے بھی اپنی طرف سے کچھ چیزیں شامل کر لیں جو درست ہیں۔ مگر اب میں سب اکٹھی آپ کے سامنے پڑھ کر سناتا ہوں۔

اس سال کا آغاز جمعہ کے دن سے ہوا اور اختتام بھی جمعہ کے مبارک دن سے ہو رہا ہے۔ اس سال کے عین وسط میں دو جولائی کو بھی جمعہ کا مبارک روز تھا۔ 182 روز اس سے پہلے گزر چکے تھے اور 182 روز اس کے بعد آئے۔ اس سال کے آغاز کے وقت رمضان کا مبارک مہینہ تھا اور سال کا اختتام بھی رمضان کے مبارک مہینہ میں ہو رہا ہے۔ یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ ایک ہی سال میں دو رمضان آئے ہیں۔ اس سال میں آنے والے رمضان مبارک کا آغاز جمعہ کے دن سے ہوا اور رمضان مبارک کا آخری دن بھی جمعۃ المبارک ہے۔ اس رمضان مبارک کے عین وسط میں یعنی 15 رمضان کو بھی جمعہ تھا۔ اس سال میں آنے والے رمضان مبارک میں جمعۃ المبارک کا دن پانچ دفعہ آیا ہے جو بہت شاذ ہوتا ہے۔ باوجود اس کے کہ تیس کا مہینہ نہیں 29 کا ہے مگر اس 29 کے مہینے میں بھی پانچ دفعہ جمعہ آیا ہے اور آخری عشرہ میں جمعۃ المبارک دو بار آیا ہے۔

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

اس سال میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے Friday the Tenth یعنی دس تاریخ کا مبارک جمعہ دوبار رونما ہوا ہے۔ پہلا موقع دس ستمبر کو تھا اور دوسرا دس دسمبر کو تھا جس روز رمضان کے مہینہ کا آغاز ہوا۔ یہ فرائیڈے دی ٹینتھ نے جو برکتیں ہمارے لئے چھوڑی ہیں اور خاص طور پر میری صحت پر اس کا جو غیر معمولی اثر رونما ہوا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک نشان ہے۔ اس سال میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم اور احسان سے ایک کروڑ آٹھ لاکھ بیس ہزار دو سو چھبیس افراد کے حلقہ بگوش احمدیت ہونے کا عظیم الشان نشان دکھایا۔ تاریخ ادیان عالم میں اس قسم کا واقعہ پہلے کبھی رونما نہیں ہوا۔

احمدیت کے دائمی مرکز قادیان میں اس سال منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ میں کل حاضری اکیس ہزار سے زائد تھی جن میں سولہ ہزار نومبایعین تھے۔ پس یہ بھی ایک غیر معمولی واقعہ ہے کہ اکیس ہزار آدمی بھی بہت بڑی بات ہے قادیان کے لئے مگر اس میں سولہ ہزار نومبایعین ہوں۔ اس تعداد میں نومبایعین کی جلسہ سالانہ میں شمولیت فتح و نصرت کا ایک اور سنگ میل ہے۔

جہاں تک (۔) ٹیلی ویژن احمدیہ کا تعلق ہے اس سال پہلی بار ڈیجیٹل ٹرانسمیشن کو اپنا کر ترقی کے ایک نئے دور میں ایم ٹی اے داخل ہوئی ہے۔ باقی دنیا میں جو بڑی بڑی ٹیلی ویژن کمپنیاں ہیں وہ بھی ڈیجیٹل پہ جا رہی ہیں اور آئندہ ڈیجیٹل کا زمانہ آنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس سال جماعت احمدیہ کو بھی یہ توفیق مل گئی۔

اور امسال ۱۱۔ اگست کو مکمل سورج گرہن ہوا جو سائنسی اعتبار سے غیر معمولی اہمیت رکھتا تھا۔ اور اسی سورج گرہن کے موقع پر مجھے بھی پہلی بار نماز خسوف پڑھانے کی توفیق ملی۔ امسال 22۔ دسمبر کو رمضان مبارک کی چودھویں رات کا چاند غیر معمولی طور پر بڑا اور معمول سے بہت زیادہ روشن ہو کر چمکا۔ اس کے متعلق سائنس دان کہتے ہیں کہ یہ واقعہ ایک سو تینتیس سال کے بعد ہوا اور چاند اتنا روشن تھا کہ اس کا نور کناروں سے چھلک رہا تھا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق بخشی کہ باوجود اس کے کہ یہ بادلوں کا مہینہ ہے اس وقت بالکل کوئی بادل نہیں تھا اور بالکل صاف یہ چاند لوگوں کو دکھائی دے رہا تھا جو نماز تہجد کے لئے اٹھے ہوئے تھے۔ مطلب ہے جو تہجد پڑھتا تھا اس کو بھی اور جو دوسرے تھے ان کو بھی یہ چاند صاف دکھائی دے رہا تھا۔ آئندہ ایک سو سال تک سائنس دانوں کا خیال ہے کہ دوبارہ ایسا بھرا ہوا چاند دکھائی نہیں دے گا۔

اب میں آنحضور ﷺ کی چند احادیث آپ کے سامنے رکھتا ہوں جن میں نمازوں پر بھی زور ہے اور غیر معمولی زور ہے اور پھر مالی قربانی پر بھی زور ہے جس کی ضرورت پیش آئے گی کیونکہ اب وقف جدید کے آئندہ سال کا اعلان بھی ہونے والا ہے۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضور ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ حضورؐ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور پانچوں وقت کی نمازیں پڑھو۔ تو یہ پانچ وقت کی نماز کا جو سبق ہمیں رمضان نے دیا ہے یہ جمعۃ الوداع نہیں حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضور ﷺ کی آخری نصیحت تھی جو مسلمانوں نے سنی اور اسی نصیحت کے متعلق یہ بھی فرمایا کہ جو حاضر ہے وہ غیر حاضر کو آگے پہنچا دے۔ (ترمذی ابواب الصلوٰۃ) سو آنحضور ﷺ کے اس ارشاد کی تعمیل میں میں اس نصیحت کو آپ لوگوں تک اب پہنچا رہا ہوں اور بری الذمہ ہو رہا ہوں کہ نمازوں کی حفاظت کریں۔

یہاں رسول اللہ ﷺ نے تہجد پر زور نہیں دیا کیونکہ اصل پانچ نمازیں ہیں جو فرض ہیں۔ فرائض کی بات ہو رہی تھی، تہجد اس کے علاوہ ہے اور حضور اکرم ﷺ کی سنت سے ثابت ہے کہ ہمیشہ بلاناغہ آپ نے تہجد پڑھی ہے۔ پھر فرماتے ہیں "ایک مہینے کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوٰۃ دو اور جب میں کوئی حکم دوں اس کی اطاعت کرو اگر تم ایسا کرو گے تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔"

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا "خدا کی رضا کی خاطر جو کچھ تم خرچ کرو گے اس کا اجر تمہیں ضرور ملے گا۔" (بخاری کتاب الایمان باب انما الاعمال بالنیات)

حضرت ابو کبشہ انماری سے مروی ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "تین چیزوں کے بارے میں میں قسم کھا کر تمہیں بتاتا ہوں انہیں اچھی طرح یاد رکھو۔ صدقہ بندے کے مال میں سے کچھ بھی کمی نہیں کرتا۔" یہ وہم ہے کہ صدقہ سے مال میں کمی آتی ہے۔ اللہ ہزار طریقے سے صدقہ دینے والوں کے اموال میں برکت ڈال دیتا ہے اور کمی کی بجائے کئی طریقوں سے اس کو بڑھاتا ہے۔ وہ لوگ جن کو مالی قربانی کی عادت ہے وہ جانتے ہیں کہ کئی قسم کے اخراجات ہی ہیں جو ہونے والے ہوتے ہیں وہ ٹل جاتے ہیں اور مالی قربانی کی برکت سے انسان کے اموال ہمیشہ بڑھتے ہیں کبھی بھی کم نہیں ہوئے۔

پھر فرمایا "جب بندے پر ظلم کیا جائے اور وہ صبر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اسے اور عزت بخشتا ہے۔" پھر فرمایا۔ "جس نے سوال کرنے کا دروازہ کھولا اللہ تعالیٰ اس کے لئے فقر اور محتاجی کا دروازہ کھول دیتا ہے۔" (ترمذی کتاب الزھد باب مثل الدنیا مثل اربعۃ نفر) پس یہ جو عادت ہے لوگوں سے مانگنے کی خواہ زبان حال سے ایسی شکل بنا کے مانگا جائے کہ بظاہر نہ بھی مانگو تب بھی مانگنا ہی مراد ہو یہ ناپسندیدہ بات ہے۔ اس سے مال میں برکت کبھی نہیں پڑتی ہمیشہ اس سے اموال میں کمی آتی ہے۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے مانگنے کی عادت کی بڑی وضاحت کے ساتھ نہی فرمائی ہے ہرگز مانگنے کی عادت نہیں ڈالنی چاہئے۔

بعض صحابہ نے تو آنحضرت ﷺ کے اس طرح زور دے کر مانگنے کے بارہ میں اتنی احتیاط برتی ہے کہ ایک صحابی گھوڑے پر سوار جا رہے تھے ان کے ہاتھ سے سانٹا گر گیا۔ اترے، گھوڑے کو ایک جگہ باندھا اور آ کے سانٹا پھر اٹھا لیا۔ ایک مسافر، راہ گیر اور بھی دیکھ رہا تھا اس نے کہا آپ نے یہ کیا کیا ہے، مجھے کہتے میں آرام سے آپ کو گھوڑے پر بیٹھے بیٹھے آپ کا سانٹا پکڑا دیتا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ نہیں، میں نے آنحضرت ﷺ سے خود یہ سنا ہے کہ مانگا نہ کرو۔ پس میں اتنی سختی سے اس پر عمل کرتا ہوں کہ میں نے یہ بھی پسند نہیں کیا کہ اپنا گرا ہوا سانٹا کسی سے مانگ لوں۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا صدقہ دے کر آگ سے بچو خواہ آدھی کھجور خرچ کرنے کی استطاعت ہو۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اتقوا النار ولو بشق تمرۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے ایک کھجور بھی پاک کمائی میں سے اللہ کی راہ میں دی اور اللہ تعالیٰ پاک چیز کو ہی قبول فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کھجور کو دائیں ہاتھ سے قبول فرمائے گا اور اسے بڑھاتا چلا جائے گا یہاں تک کہ وہ پہاڑ جتنی ہو جائے گی۔ جس طرح تم میں سے کوئی اپنے چھوٹے سے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے اور اسے بڑا جانور بنا دیتا ہے۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ)

اب اس میں پیش نظر رکھنا چاہئے کہ کوئی کھجور یہ تو نہیں کہ واقعۃً بڑھ رہی ہے 'پہاڑ کی طرح ہو رہی ہے اور جنت میں وہ کھجور کا پہاڑ کسی کو مل جائے گا۔ یہ سارے آنحضرت ﷺ کے نصائح کے طریق ہیں اور مراد یہ ہے کہ ایک کھجور اگر پہاڑ جتنی ہو سکتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی خاطر خلوص کے ساتھ قربانی کرنے والے کو اتنی برکت دے گا جیسے کھجور اور پہاڑ کا فرق ہوتا ہے 'اتنی زیادہ برکات اس کو عطا ہوں گی۔

حضرت ابن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہئے۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اسے راہ حق میں خرچ کر دیا۔ دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ، دانائی اور علم و حکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا بھی ہے۔"
(بخاری کتاب الزکوٰۃ)

پس مال کی عطا کے ساتھ علم کی عطا بھی ہے اور قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے اور احادیث نبوی سے جو تشریح ملتی ہے کہ خدا کی راہ میں نہ مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے، نہ علم خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے۔ علم میں جو کمی نہیں آتی اس کو تو دنیاوالے بھی سمجھتے ہیں کہ علم کی تقسیم سے علم بڑھتا ہے کم نہیں ہوتا مگر مال کے متعلق ان کو سمجھ نہیں آتی کہ یہ کیسے بڑھتا ہے مگر آنحضور ﷺ نے جو کچھ بھی فرمایا ہے برحق ہے اور ہمیں اپنی جماعت کے تجربے سے پتہ ہے کہ خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے والوں کے مال کم نہیں ہوا کرتے، بڑھا کرتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ کا بندہ جتنا کسی کو معاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی زیادہ اسے عزت میں بڑھاتا ہے۔ جتنی زیادہ کوئی تواضع اور خاکساری اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی اسے بلند مرتبہ عطا کرتا ہے۔"
(مسلم کتاب البر والصلۃ باب استحباب العفو والتواضع)

یہاں رفع کا ذکر بھی ہے۔ رفعہ اللہ (ــَــ) ۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ خدا ایک زنجیر کے ذریعے اپنے متواضع بندے کو اٹھاتا ہے، اس کا رفع کرتا ہے اور ساتویں آسمان تک پہنچا دیتا ہے۔ کبھی یہ تو نہیں دیکھا ہم نے کہ کوئی بندہ سجدے میں گیا ہو اور کوئی زنجیر اترے اور اس کو اٹھا کے لے جائے۔ مراد یہ ہے کہ ساتویں آسمان تک اس کی نیکیوں کی بنائی ہوئی زنجیر، اس کے تقویٰ کی زنجیر، اس کی فنافی اللہ کی زنجیر جتنا بھی اس کا مرتبہ مقرر کرتی ہے اتنا ہی وہ اٹھ جاتا ہے یہاں تک کہ آخری حد ساتواں آسمان ہے اور اس سے اونچا رفع سوائے آنحضرت ﷺ کے اور کسی کا نہیں ہوا۔

حضرت خریم بن فاتک ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے، اسے اس کے بدلہ میں سات سو گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔ (ترمذی باب فضل النفقہ فی سبیل اللہ) تو یہاں سات سو گنا کے متعلق بھی جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں کئی دفعہ یہ بات آپ کو سمجھائی جا چکی ہے کہ سات کا لفظ مراد یہ نہیں کہ سات سو گنا واقعۃً ملتا ہے جہاں قرآن کریم نے سات بالیوں کی مثال دی ہے، ایک دانے سے سات بالیاں نکلیں ان میں سات سو دانے ہوں وہاں ساتھ یہ بھی اللہ نے فرمایا ہے کہ جس کے لئے چاہے اس کو بڑھا بھی دیتا ہے۔ تو پہلی سمجھ روالی حدیث تھی وہ اور دوسری احادیث کو پیش نظر رکھتے ہوئے صاف پتہ چلتا ہے کہ سات سو کا لفظ ایک محاورہ بھی ہے اور عرف عام میں زمینداروں کے تجربہ میں بھی یہ بات آجاتی ہے کہ ایک دانہ سات سو دانوں میں تبدیل ہو جائے لیکن اصل جو بنیادی بات ہے وہ یہی ہے کہ نیکیاں ہیں جو بڑھتی ہیں اور سات سو گنا نہیں بلکہ اس سے بھی بہت زیادہ اللہ تعالیٰ کے حضور نمو پاتی ہیں۔

اب حضرت مسیح موعود (-) کے بعض اقتباسات میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ فرمایا "اور یقیناً سمجھو کہ صرف یہی گناہ نہیں کہ میں ایک کام کے لئے کہوں اور کوئی شخص میری جماعت میں سے اس کی طرف کچھ التفات نہ کرے بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ بھی گناہ ہے کہ کوئی کسی قسم کی خدمت کر کے یہ خیال کرے کہ میں نے کچھ کیا ہے۔"
(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص 498)

اب یہ بھی معرفت کی بات ہے خدمت کی توفیق کسی کو مل جائے اور وہ اپنے زعم میں یہ سمجھے کہ میں نے کچھ کر دیا ہے یہ بدی بن جاتی ہے اور خدمت نہیں رہتی۔ پس ہر انسان کو یہی سمجھنا چاہئے کہ جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ کی عطا تھی۔ اس میں سے کچھ میں نے خرچ کر دیا اور بہت سا اپنے لئے بھی رکھ لیا۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ کہ مجھے کچھ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔

اور جو خرچ اس دنیا میں انسان خدا کی راہ میں کرتا ہے آنحضور ﷺ کی ایک اور حدیث کے مطابق وہی ہے جو اس کا ہے۔ جو اس نے بچوں کے لئے پیچھے چھوڑ دیا وہ اس کا نہ رہا۔ جو اس نے خرچ کر دیا وہ تلف ہو گیا۔ لیکن جو اس کا ہے جو خدا کے حضور اس کو ملے گا اور بڑھ چڑھ کر ملے گا، بڑھا چڑھا کر دیا جائے گا وہ وہی مال ہے جو انسان خدا کی خاطر خرچ کرتا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں :- "صدقات ایسی چیزیں ہیں کہ ان سے دنیاوی منازل طے ہو جاتی ہیں۔ اخلاق فاضلہ پیدا ہوتے ہیں اور بڑی بڑی نیکیوں کی توفیق دی جاتی ہے۔" (الحکم 24 فروری 1901ء) اب خرچ کرنے سے صرف یہ مقصد نہیں کہ مال میں برکت پڑتی ہے بلکہ اخلاق فاضلہ پیدا ہوتے ہیں اور یہ بہت گہری بات ہے کہ جب انسان خدا کی خاطر خرچ کرتا ہے اس کے اخلاق میں بھی ترقی ہوتی ہے اور پھر ایک نیکی اور بڑی بڑی نیکیوں کی توفیق عطا فرماتی چلی جاتی ہے۔ چنانچہ بہت سے لوگ ہیں جنہوں نے تھوڑا سا دینا شروع کیا اور رفتہ رفتہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان کو تھوڑے کا ایسا چسکا پڑا کہ اس کے بعد زیادہ پھر اور زیادہ پھر اور زیادہ دینا شروع کر دیا۔ تو حضرت مسیح موعود (-) نے یہ بات بہت ہی صحیح فرمائی ہے کہ نیکیاں مال خرچ کرنے کے نتیجے میں عطا ہوتی ہیں اور بڑھتی چلی جاتی ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں "چاہئے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک متنفس عہد کرے کہ میں اتنا چندہ دیا کروں گا۔ کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے عہد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں برکت دیتا ہے۔" (ملفوظات جلد سوم ص 360) اب یہ کثرت کے ساتھ نومبایعین کا دور ہے اور ہم پوری توجہ کر رہے ہیں کہ ہر نومبائع بھی خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت ڈالے اور امید رکھتے ہیں کہ انشاء اللہ یہ تحریک کامیاب ہوگی۔ ابھی تک تو اس کے بہت اچھے نتائج نکل رہے ہیں اور کثرت سے نومبایعین خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت ڈال رہے ہیں اور وقف جدید کی راہ میں بھی ان نئے آنے والوں کو بکثرت شامل ہونے کی توفیق مل رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود (-) کا یہ آخری اقتباس میں نے رکھا ہے۔ "اے عقلمندو! خدا کے راضی کرنے کا یہ وقت ہے کہ پھر نہیں ملے گا.... خدا کی راہ میں صدق دل سے خدمت کے لئے حاضر ہو جانا ایک ایسا مبارک امر ہے جو درحقیقت اور تمام مشکلات اور آفات کا علاج ہے۔ پس جس کو یقین ہے کہ خدا برحق ہے اور دین و دنیا میں اس کی عنایات کی حاجت ہے اس کو چاہئے کہ اس مبارک موقع کو ہاتھ سے نہ دے اور بخل کے دق میں مبتلا ہو کر اس ثواب سے محروم نہ رہے۔ اس عالی سلسلہ میں داخل ہونے کے لئے وہی لائق ہے جو ہمت بھی عالی رکھتا ہو اور نیز آئندہ کے لئے ایک تازہ اور سچا عہد خدا تعالیٰ سے کرے کہ وہ حتی الوسع بلاناغہ ہر ایک مہینہ میں اپنی مالی امداد سے ان دینی مشکلات کے رفع کرنے کے لئے سعی کرتا رہے گا۔"
(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص 165)

اب میں وقف جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں۔ اس سلسلہ میں جو چند امور آپ کے سامنے رکھنے کے لئے چنے ہیں لمبی فہرست میں سے اس کو مختصر کر کے آپ کے سامنے رکھا جا رہا ہے کیونکہ اعداد و شمار کی بحث میں عموماً لوگ زیادہ دلچسپی نہیں رکھتے کیونکہ وہ ان کو پوری طرح سمجھ نہیں سکتے۔ اس لئے کوشش کی جاتی ہے کہ ہر دفعہ کے اعداد و شمار ایسے آسان طریقے پر بیان ہوں کہ سب کو ان کی سمجھ آسکے۔

مختصر تعارف یہ ہے کہ وقف جدید کا آغاز 27 دسمبر 1957ء کو جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت مصلح موعود(-) نے فرمایا تھا۔ اور عجیب اتفاق ہے کہ حضرت مصلح موعود نے خود مجھے بلا کر یہ بات سمجھائی کہ میں نے پہلا نام تمہارا رکھا ہے۔ اس کی حکمت اس وقت تو مجھے سمجھ نہیں آسکی کیونکہ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر بھی ہمارے وقف جدید کے صدر رہے ہیں ان کا نام دو پہ رکھنے کی کیا حکمت تھی۔ شاید یہ مراد ہو کہ میرا وقف جدید سے گہرا تعلق ہونا تھا۔ اور وقف جدید کے سلسلے میں جتنے دورے پاکستان بھر کی دیہاتی جماعتوں کے کرنے کی مجھے توفیق ملی ہے شاید کسی انسپکٹر کو بھی اس طرح دوروں کی توفیق نہ ملی ہو اور اندرونی طور پر سب لوگوں کی کمزوریاں اور برائیاں دیکھنے کا موقع مل گیا۔ کلمہ تک درست کروانے کا موقع ملا۔ لوگ لا الہ الا اللہ کہہ تو دیتے ہیں مگر بعض دفعہ اس کا تلفظ بھی بگڑا ہوا ہوتا ہے اور پھر ان بنیادی چیزوں کے معانی' سورۃ فاتحہ کے معانی یہ بیان کرنے کا بھی اس سفر میں مجھے موقع ملتا رہا۔ تو اللہ تعالیٰ کا غیر معمولی احسان ہے کہ وقف جدید سے میری بچپن ہی سے ایک نسبت قائم ہوئی ہے جو اللہ کے فضل کے ساتھ اس تحریک کے لئے بھی برکت کا موجب بنی ہے۔

امسال اس لحاظ سے یکم جنوری 2000ء سے اس تحریک کا تینتالیسواں (43واں) سال شروع ہو گیا ہے۔ 1966ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث(-) نے وقف جدید کے دفتر اطفال کا اجراء فرمایا تاکہ بچپن ہی سے دلوں میں اس تحریک میں شمولیت کا احساس پیدا ہو اور بڑھتا چلا جائے۔ 25 دسمبر 1985ء کو میں نے یہ تحریک پہلی بار پوری دنیا تک وسیع کرنے کا اعلان کیا۔ اس سے پہلے یہ تحریک صرف پاکستان' ہندوستان اور بنگلہ دیش تک ہی محدود سمجھی جاتی تھی یعنی وہاں کے (احمدی) اس کی مالی قربانی میں حصہ لیا کرتے تھے۔ مجھے خیال آیا کہ ساری دنیا کا حق ہے کہ اس مالی قربانی سے ان کو کیوں محروم کیا جائے۔ چنانچہ پہلی بار سب دنیا میں اس تحریک کو وسعت دینے کا اعلان کیا۔

اس پندرہ سال کے عرصہ میں اب تک یہ تحریک پورے ایک سو ممالک میں پھیل چکی ہے۔ اس پہلو سے یہ سال وقف جدید کے لئے بھی ایک نمایاں سنگ میل بن کر ابھرا ہے۔ اس نئے سال کی برکات میں سے یہ بھی ایک نمایاں برکت ہے۔ الحمدللہ۔

اس وقت تک موصولہ رپورٹوں کے مطابق وقف جدید کی کل وصولی دس لاکھ چوہتر ہزار پانچ سو پاؤنڈ بنتی ہے۔ 10'74500 پاؤنڈوں میں ہے یعنی روپوؤں کو بھی پاؤنڈوں میں تبدیل کر لیا گیا ہے۔ یہ وصولی گزشتہ سال کی وصولی سے اکتالیس ہزار پانچ سو پاؤنڈ (41'500 پاؤنڈز) زیادہ ہے۔ اور اسی طرح وقف جدید کے مجاہدین کی تعداد میں بھی اس سال 24538 (چوبیس ہزار پانچ صد اڑتیس) کا اضافہ ہوا ہے۔ جن میں سے ایک بڑی تعداد نو مبائعین کی ہے۔

امریکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال بھی وقف جدید کی مالی قربانی میں دنیا بھر میں اول رہا ہے۔ جہاں تک نئے مجاہدین کو شامل کرنے کا تعلق ہے اس میں بھی امریکہ کا کام نمایاں ہے۔ انہوں نے امسال پانچ سو نواسی (589) نئے مجاہدین بنائے ہیں جن میں سے انچاس (49) نو مبائعین ہیں یعنی امریکہ میں ہی امسال جنہوں نے احمدیت میں شمولیت اختیار کی انہوں نے وقف جدید میں بھی حصہ لینا شروع کر دیا۔ پاکستان کو جو امریکہ کے بعد امسال بھی دوسرے نمبر پر ہے شدید اقتصادی مشکلات کے باوجود مقررہ ٹارگٹ سے بڑھ کر ادائیگی کی توفیق ملی ہے۔ الحمدللہ۔ جماعت جرمنی حسب سابق دنیا بھر میں تیسرے نمبر پر ہے۔ برطانیہ نے امسال جرمنی سے آگے بڑھنے کے لئے بہت زور مارا مگر کچھ پیش نہیں گئی۔ برطانیہ نے کچھ روند بھی مارے اس میں۔ وہ اس طرح کہ دوسرے اموال میں سے جو جماعت کی عام کمائی میں سے بچے ہوئے تھے اس میں سے وقف جدید میں بھی ڈال دیئے اور کچھ نہیں تو اس طرح تو جرمنی کو پیچھے چھوڑ دیں گے۔ مگر زندہ باد جرمنی کہ انہوں نے آگے نہیں نکلنے دیا اور اپنی تیسری پوزیشن کو بحال رکھا۔

اس پہلو سے مجموعی وصولی کے لحاظ سے بالترتیب پہلی دس جماعتوں کے نام یہ ہیں۔ امریکہ نمبر1' پاکستان نمبر2' جرمنی نمبر3' برطانیہ نمبر4' کینیڈا نمبر5' بھارت نمبر6' سوئٹزرلینڈ نمبر7' انڈونیشیا نمبر8' جاپان نمبر9' بلجیم نمبر10۔

امسال وقف جدید میں نمایاں کام کرنے والوں میں ناروے بھی ہے' برما' ہالینڈ' فرانس' ماریشس' اور بوسنیا بھی قابل ذکر ہیں۔ بوسنیا اس لحاظ سے قابل ذکر ہے کہ گزشتہ سال پہلی بار بوسنیا کو وقف جدید میں شمولیت کی توفیق ملی اور یہ آغاز صرف چھ مجاہدین وقف جدید کے ذریعہ ہوا جبکہ اس سال انتیس (29) مجاہدین نے وقف جدید میں شرکت کی۔

کئی نئی جماعتوں کو بھی پہلی بار وقف جدید میں شامل ہونے کی توفیق ملی ہے جس کی وجہ سے یہ سال ایک سو تک پہنچا ہے۔ نئی جماعتیں کل ملا کر ایک سو یہ جماعتیں بن جاتی ہیں مڈغاسکر' بلغاریہ' چیک ریپبلک' سلواک' گنی کناکری' مالی' ملاوی' برونڈی' مراکش' تیونس' آسٹریا' یونان' بھوٹان' نیپال' البانیہ' مقدونیہ اور ایتھوپیا۔ اس طرح الحمدللہ کہ امسال سترہ نئے ممالک وقف جدید میں شامل ہوئے جن میں آخری شامل ہونے والا ایتھوپیا ہے۔ حبشہ جسے کہتے ہیں اور یہ صرف دو چار دن پہلے ہی اطلاع ملی ہے کہ ایتھوپیا کو بھی وقف جدید میں شامل ہونے کی توفیق مل گئی ہے۔

پاکستان کی جماعتوں میں وقف جدید کی مجموعی وصولی کے لحاظ سے ربوہ کو حسب سابق اول مقام حاصل ہے۔ اور ربوہ وقف جدید دفتر اطفال میں بھی اس سال اول رہا ہے۔ دیگر نمایاں خدمت کرنے والے اضلاع میں یہ اسی ترتیب سے ہے جس ترتیب سے انہوں نے خدمت میں حصہ لیا ہے اور آگے بڑھے۔ کراچی' لاہور' اسلام آباد' راولپنڈی' سیالکوٹ' فیصل آباد' شیخوپورہ' گوجرانوالہ' عمرکوٹ' بہاولنگر' گجرات' سرگودھا' نارووال یہ شامل ہیں۔

اب اس خطبے کا میں اختتام کرتا ہوں جتنی ساری باتیں متفرق سمیٹنے والی تھیں کوشش کی ہے ان سب کو میں نے سمیٹ لیا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 18 فروری 2000ء)

بخش دو رحم کرو شکوے گلے جانے دو
مر گیا ہجر میں پاس مجھے آنے دو

دوستو! کچھ نہ کہو مجھ سے مجھے جانے دو
خنجرِ ناز سے تم سر مجھے کٹوانے دو

پڑ گئی جس پہ نظر ہو گیا مدہوش وہی
میرے دلدار کی آنکھیں ہیں کہ میخانے دو

دوستو! رحم کرو کھول دو زنجیروں کو
جا کے جنگل میں مجھے دل ذرا بہلانے دو

سر ہے پر فکر نہیں' دل ہے پرامید نہیں
اب ہیں بس شہر کے باقی یہی ویرانے دو

(کلامِ محمود)

رپورٹ: عبدالسلام عارف صاحب

مجلس خدام الاحمدیہ بلجیئم کی آٹھویں سالانہ تعلیمی و تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ بلجیئم کو 28 تا 30 جنوری 2000ء کو اپنی آٹھویں سالانہ تعلیمی و تربیتی کلاس منعقد کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اگرچہ یہ کلاس اپنی ابتداء سے دسمبر کے ماہ میں منعقد ہوتی رہی ہے تاہم پچھلے دو سال سے دسمبر میں رمضان کا بابرکت مہینہ ہونے کی وجہ سے یہ کلاس جنوری میں منعقد ہو رہی ہے۔ چنانچہ اس کلاس کی تیاری ماہ رمضان کے بابرکت مہینہ میں شروع کر دی گئی۔ مختلف مجالس کو کلاس کے دوران مختلف فرائض سونپے گئے جن میں ضیافت' وقار عمل' رجسٹریشن' رہائش وغیرہ شامل تھے۔ پروگرام کے مطابق یہ کلاس مورخہ 28 جنوری 2000ء کو جمعۃ المبارک کے روز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کے بعد شروع ہوئی۔ پہلے دن خدام کی حاضری 60 رہی جبکہ اطفال کی حاضری 15 رہی۔ افتتاحی اجلاس ساڑھے تین بجے بعد دوپہر شروع ہوا۔ صدارت بلجیئم میں متعین مربی سلسلہ مکرم نصیر احمد شاہد صاحب نے کی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد عہد دہرایا گیا جس کے بعد نظم سنائی گئی۔ صدر خدام الاحمدیہ بلجیئم مکرم و محترم ڈاکٹر ادریس صاحب نے اپنے خطاب میں اس تعلیمی و تربیتی کلاس کی اہمیت کو واضح کیا اور امید ظاہر کی کہ یہ کلاس ہمیشہ کی طرح خدام کی دینی و علمی ترقی میں معاون ثابت ہو گی۔ آخر میں مکرم و محترم نصیر احمد شاہد مربی سلسلہ نے افتتاحی دعا کروائی جس کے ساتھ ہی کلاس کا باضابطہ آغاز ہو گیا۔ اس کلاس میں خاص طور پر اس بات کو ٹارگٹ بنایا گیا تھا کہ نماز سادہ و باترجمہ' قرآن پاک ناظرہ و باترجمہ اور حفظ قرآن پر خاص توجہ دی جائے اور سب سے زیادہ وقت بھی انہی امور کے لئے مختص کیا گیا تھا۔ چنانچہ تعلیمی و تربیتی کلاس کے تینوں دن نماز اور قرآن کلاس باقاعدگی سے منعقد ہوتی رہیں جن میں مکرم و محترم مربی صاحب نے خدام کو قرآن پاک باترجمہ' قرآن پاک صحیح تلفظ کے ساتھ بڑی محنت سے سکھایا۔ اس کے علاوہ ہر صبح کو تہجد اور نماز فجر کے بعد حفظ قرآن کلاس میں خدام کو قرآن پاک حفظ کروایا گیا۔ مجلس کی سطح پر مسلسل کوششوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب بلجیئم کے خدام کی اکثریت نماز باترجمہ جانتی ہے۔ دعوت الی اللہ کی طرف متوجہ کرانے کے لئے اس موضوع پر حضور اقدس کا خطبہ جمعہ دکھایا گیا۔

ان کلاسوں کے علاوہ ہر روز مختلف موضوعات پر مختلف لیکچرز بھی رکھے گئے تھے جن سے خدام نے بہت استفادہ کیا اور علم حاصل کیا۔ ان لیکچرز میں سیرۃ النبیؐ' واقعہ صلیب اور جماعت احمدیہ کا مؤقف' یورپ کی تاریخ' نماز کی اہمیت و برکات' اور ذکر حبیب جیسے اہم موضوعات شامل تھے۔ مقررین نے ان لیکچرز کے لئے خوب تیاری کی تھی اور بہت سادہ اور دلچسپ انداز میں ان لیکچرز کو پیش کیا۔ ہر لیکچر کے بعد خدام کو یہ موقع دیا جاتا تھا کہ اس لیکچر کے متعلق اگر ان کے ذہن میں کوئی سوال ہو تو اس کا جواب موقع پر ہی دیا جاتا تھا۔ لیکچرز دینے والے احباب کے نام بالترتیب درج ذیل ہیں:۔ مکرم احمد شمیم صاحب' مکرم مبشر احمد ہاشمی صاحب' مکرم مبشر احمد قریشی صاحب' مکرم عطاء ربی صاحب' مکرم رانا سہیل احمد صاحب۔

مکرم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب نے "مسیح اور مہدی آنحضرتؐ کی نظر میں" کے موضوع پر لیکچر دیا۔

لیکچرز کے علاوہ کلاس کے پہلے اور تیسرے دن محفل سوال و جواب کا بھی انعقاد کیا گیا جس میں خدام نے مختلف سوالات پوچھے اور مربی صاحب اور صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے ان کے تسلی بخش جواب دیئے۔ جوں جوں کلاس آگے بڑھتی گئی خدام کی تعداد میں بھی اضافہ ہوتا رہا۔ اور وہ خدام جو کام یا کسی اور مجبوری کی وجہ سے پہلے دن کلاس میں شامل نہ ہو سکے تھے وہ دوسرے یا تیسرے دن شامل ہوئے اور آخر میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خدام کی تعداد 123' اور اطفال کی تعداد 23 ہو گئی۔

کلاس کے دوسرے دن کے آخری سیشن میں ایک محفل مشاعرہ کا بھی انتظام کیا گیا جس میں بلجیئم کے مقامی شعراء نے اپنے خوبصورت اشعار سے حاضرین کو خوب محظوظ کیا اور ان سے بھرپور داد حاصل کی۔

اس کے علاوہ آخری دن کے آخری سیشن میں ایک "قائدین سیمینار" بھی ہوا جس میں بلجیئم بھر کی مجالس کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا اور کارکردگی مزید بہتر بنانے کے لئے مختلف فیصلے کئے گئے۔ علاوہ ازیں خدام کی علمی استعداد کو جانچنے کے لئے کتاب "مسیح اور مہدی آنحضرتؐ کی نظر میں" سے ایک امتحانی پرچہ بھی لیا گیا اور اول دوم اور سوئم آنے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

مجلس اطفال الاحمدیہ کی کلاس بھی ساتھ ساتھ جاری رہی جس میں نماز سادہ باترجمہ' قرآن پاک سادہ' حفظ قرآن اور احادیث نبوی کے حفظ کی کلاسیں ہوئیں۔ اس کے علاوہ اطفال کو نماز کی اہمیت' سیرۃ النبیؐ اور دوسرے موضوعات پر بھی لیکچرز دیئے گئے۔ اس سلسلے میں مہتمم اطفال فرحان معین صاحب اور منیر احمد صاحب نے بہت محنت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

30 جنوری شام ساڑھے چار بجے اس تعلیمی و تربیتی کلاس کا اختتامی اجلاس ہوا جس کی صدارت امیر صاحب بلجیئم مکرم و محترم حامد محمود شاہ صاحب نے کی۔ مہتمم تعلیم و تربیت بلجیئم نے کلاس کی مکمل رپورٹ پیش کی جس کے بعد صدر خدام الاحمدیہ بلجیئم نے اپنے مختصر خطاب میں تمام خدام کا شکریہ ادا کیا۔

آخر میں امیر صاحب بلجیئم نے اپنے اختتامی خطاب میں مجلس خدام الاحمدیہ بلجیئم کو اتنی کامیاب کلاس منعقد کرنے پر مبارکباد پیش کی اور امید ظاہر کی کہ جو کچھ خدام نے دوران کلاس حاصل کیا واپس جا کر بھی اس تسلسل کو برقرار رکھیں گے اور آئندہ بھی ایسی اہم کلاسوں میں شرکت کرتے رہیں گے تاکہ علمی قابلیت مزید بڑھے۔

آخر میں اختتامی دعا ہوئی اور یوں یہ بابرکت کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔

اس تمام کلاس کے دوران ڈسپلن مثالی رہا اور مختلف مجالس کے ذمہ جو بھی فرائض سونپے گئے تھے انہوں نے بطریق احسن ان فرائض کو ادا کیا۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجلس خدام الاحمدیہ کی اس حقیری کاوش کو قبول فرمائے اور ایسی بابرکت کلاسیں باقاعدگی سے منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ خدام و اطفال کی علمی و روحانی ترقی میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا جائے اور حضور ایدہ اللہ نے ہم سے جو توقعات وابستہ کی ہیں ہم ان کو پورا کرنے والے بنیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 3 مارچ 2000ء)

عالمگیر کتاب

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

جب نوع انسان نے دنیا کی آبادی میں ترقی کی اور ملاقات کے لئے راہ کھل گئی اور ایک ملک کے لوگوں کو دوسرے ملک کے لوگوں کے ساتھ ملاقات کرنے کے لئے سامان میسر آ گئے اور اس بات کا علم ہو گیا کہ فلاں فلاں حصۂ زمین پر انسان رہتے ہیں اور خدا تعالیٰ کا ارادہ ہوا کہ ان سب کو پھر دوبارہ ایک قوم کی طرح بنا دیا جائے اور تفرقہ کے بعد پھر ان کو جمع کیا جاوے تب خدا نے تمام ملکوں کے لئے ایک کتاب بھیجی اور اس کتاب میں حکم فرمایا۔ کہ جس جس زمانے میں یہ کتاب مختلف ممالک میں پہنچے ان کا فرض ہو گا کہ ان کو قبول کر لیں اور اس پر ایمان لاویں اور وہ کتاب قرآن شریف ہے جو تمام ملکوں کا باہمی رشتہ قائم کرنے آئی ہے۔ قرآن سے پہلے سب کتابیں مختص القوم کہلاتی تھیں..... مگر سب کے بعد قرآن شریف آیا جو ایک عالمگیر کتاب ہے اور کسی خاص قوم کے لئے نہیں لیکن تمام قوموں کے لئے ہے ایسا ہی قرآن شریف ایک ایسی امت کے لئے آیا ہے جو آہستہ آہستہ ایک ہی قوم بننا چاہتی تھی۔ سو اب زمانے کے لئے ایسے سامان میسر آئے ہیں جو مختلف قوموں کو وحدت کا رنگ بخشتے جاتے ہیں۔

باہمی ملاقات جو اصل جڑ ایک قوم بننے کی ہے ایسی سہل ہو گئی ہے کہ برسوں کی راہ چند دنوں میں طے ہو سکتی ہے اور پیغام رسانی کے لئے وہ سبیلیں پیدا ہو گئی ہیں جو ایک برس میں بھی کسی دور دراز ملک کی خبر نہیں آ سکتی تھی وہ اب ایک ساعت میں آ سکتی ہے زمانہ میں ایک ایسا انقلاب عظیم پیدا ہو رہا ہے اور تمدنی دریا کی دھار نے ایک ایسی طرف رخ کر لیا ہے۔ جس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ اب خدا تعالیٰ کا یہی ارادہ ہے کہ تمام قوموں کو جو دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں ایک قوم بنا دے اور ہزارہا برسوں کے بچھڑے ہوؤں کو پھر باہم ملا دے۔

اور یہ خبر قرآن کریم میں موجود ہے۔ اور قرآن کریم نے کھلے طور پر یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ دنیا کی تمام قوموں کے لئے آیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ (سورۃ اعراف آیت نمبر 159)

یعنی تمام لوگوں کو کہہ دے کہ میں تم سب کے لئے رسول ہو کر آیا ہوں۔ اور پھر فرمایا (انبیا آیت نمبر 108) یعنی میں نے تمام عالموں کے لئے تجھے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اور پھر فرماتا ہے (سورۃ فرقان آیت نمبر 2) یعنی ہم نے اس لئے بھیجا ہے کہ تمام دنیا کو ڈراوے لیکن ہم بڑے زور سے کہتے ہیں کہ قرآن شریف سے پہلے دنیا کی کسی الہامی کتاب نے یہ دعویٰ نہیں کیا بلکہ ہر ایک نے اپنی رسالت کو اپنی قوم تک محدود رکھا"

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد نمبر 23 از صفحہ 75 تا 76)

"ایک قوم بنانے کا ذکر قرآن شریف کی سورہ کہف میں موجود ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (سورہ کہف آیت نمبر 100) یعنی ہم آخری زمانہ میں ہر ایک قوم کو آزادی دیں گے تا اپنے مذہب کی خوبی دوسری قوم کے سامنے پیش کرے اور دوسری قوم کے مذہبی عقائد اور تعلیم پر حملہ کرے اور ایک مدت تک ایسا ہوتا رہے گا۔ پھر قرناء میں ایک آواز پھونک دی جائے گی تب ہم تمام قوموں کو ایک قوم بنا دیں گے اور ایک ہی مذہب پر جمع کر دیں گے۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد نمبر 23 ص 75 حاشیہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ جماعت احمدیہ کراچی کے نہایت مخلص اور دیرینہ خادم سلسلہ مکرم چوہدری شریف احمد صاحب وڑائچ مورخہ 22۔ فروری 2000ء بروز منگل صبح سات بجے کراچی میں بعمر 86 سال وفات پا گئے۔ 25۔ فروری کو آپ کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ جہاں 26۔ فروری کو مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال نے بیت مبارک میں جنازہ پڑھایا۔ بعد ازاں انہیں بہشتی مقبرہ کے قطعہ نمبر 28 میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مرحوم کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ مکرم مرزا نسیم بیگ صاحب سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور اطلاع دیتے ہیں۔

مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور و محاسب جماعت احمدیہ لاہور کے بڑے بیٹے عزیزم رانا منصور احمد صاحب افن باغ جرمنی (Offen Bach) کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 20۔ مارچ 2000 کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ بچی کا نام "اقصیٰ منصور" تجویز ہوا ہے۔ بچی مکرم چوہدری محمود احمد صاحب ربوہ کی نواسی اور مکرم رانا محمد یعقوب صاحب فیروز پوری کی پڑپوتی ہے۔

احباب جماعت سے بچی کی صحت اور درازی عمر اور خادمہ دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم رانا کلیم احمد محمود صاحب عقب جنرل ہسپتال لاہور کے بڑے بھائی مکرم رانا سلیم احمد صاحب بوجہ شوگر بیمار ہیں اور پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نمائندہ شعبہ اشتہارات کا

دورہ

○ مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب آف اوکاڑہ نمائندہ روزنامہ "الفضل" ربوہ شعبہ اشتہارات برائے ترغیب اشتہارات و وصولی کے لئے سیالکوٹ۔ نارووال۔ گجرات۔ منڈی بہاؤالدین اور چکوال کے اضلاع کے دورہ پر تشریف لا رہے ہیں۔

امراء جماعت ہائے احمدیہ و صدر صاحبان و دیگر عہدیداران اور احباب جماعت احمدیہ سے تعاون کی درخواست ہے۔

MASTERPIECES OF ISLAMIC ART
Selected Holy Quranic Verses In Beautiful Designs
Available In The Shape Of Metallic Mounts
MULTICOLOUR (PVT) LIMITED
129-C, Rehmanpura, Lahore, Pakistan. Ph: 7590 .06,
Fax: (042) 7594111, Email: qaddan@brain.net.pk

لاہور میں آپ کا اپنا پرنٹنگ پریس
سلور لنک پرنٹرز
کمپیوٹرائزڈ ڈیزائننگ سے پرنٹنگ جاب مکمل ہونے تک کی سہولت
جدید مشینری سے آراستہ۔ وقت کی بچت کمپیوٹرائزڈ اردو، انگلش، عربی، فارسی کمپوزنگ کی سہولت
کتب، 4 کلر بروشرز، لیٹر پیڈ، وزٹنگ کارڈز، بل بکس، انوائس فارم، میمورنڈم، شادی کارڈز، کیلنڈرز، ڈائریاں، آفس سٹیشنری وغیرہ کی پرنٹنگ مناسب ریٹ اور بہترین کوالٹی میں کروانے کیلئے تشریف لائیں۔ آپ کے صرف ایک فون پر ہمارا نمائندہ آپ کے پاس حاضر ہوگا۔
ایڈریس: احسان منزل فسٹ فلور نزد واپڈا سب ڈویژن آفس رائل پارک لاہور فون/فیکس: 92-42-6369887

ٹریڈ مارک رجسٹرڈ 89986
فارس پنکھے و روم کولرز
FARAS FANS ®
کیبن، بے بی، ایگزاسٹ فینز، برقی مدھانی، کولر پمپ، بلور موٹر و روم کولرز
تیار کردہ۔ البرق انڈسٹریز 11 فیکٹری ایریا رحیم یار خان فون 75417(0731)

UNIVERSAL
Universal Voltage Stabilizer

HOLOGRAM
SEAL OF GENUINENESS
UNIVERSAL APPLIANCES
SIGN OF QUALITY
® TM REGD #113314, 77396 Ⓓ DESIGN REGD # 6439 © Copyrights 4851, 4938, 5562, 5563, 5775.
HASSAN TRADERS Rabwah

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی - محمد اشرف بلال
زیر نگرانی - پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خاں
اوقات کار - صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر - ناغہ بروز اتوار
86- علامہ اقبال روڈ - گڑھی شاہو - لاہور

معیاری اور کوالٹی سکرین پرنٹنگ
خان نیم پلیٹس
نیم پلیٹس
کلاک ڈائلز
سٹکرز
شیلڈز
ٹاؤن شپ لاہور
فون: 5150862
فیکس: 5123362
ای میل knp_pk@yahoo.com

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 27 مارچ۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 16 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 23 درجے سنٹی گریڈ
منگل 28۔مارچ۔ غروب آفتاب 6-27
بدھ 29۔مارچ۔ طلوع فجر 4-37
بدھ 29۔مارچ۔ طلوع آفتاب 5-59

جمہوریت جلد بحال ہوگی

امریکہ نے کہا ہے کہ جنرل پرویز مشرف جلد جمہوریت بحال کر دیں گے۔ چیف ایگزیکٹو نے کلنٹن کے بیشتر نکات مانے۔ اسامہ بن لادن کو انصاف کے کٹہرے تک لانے کی کوشش کا وعدہ بھی کیا۔ صدر کلنٹن کے ساتھ پاکستان آنے والے امریکی عہدیدار نے جنیوا میں گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ جنرل پرویز نے یقین دہانی کرائی کہ وہ زیادہ دیر اقتدار میں نہیں رہنا چاہتے لیکن ٹائم ٹیبل کا اعلان بھی نہیں کر سکتے کیونکہ عوام بنیادی جمہوریت کیلئے اقدامات کی بجائے ان کی واپسی کا انتظار کریں گے۔ کلنٹن نے پرویز مشرف کو کہا کہ پاکستان مسئلہ کشمیر پر خرچ ہونے والی بڑی رقم اپنے عوام پر خرچ کرے۔ چیف ایگزیکٹو کا کشمیر پر موقف ٹھوس اور مضبوط تھا۔ دونوں لیڈروں کی کوئی مشترکہ تصویر بھی نہ اتری۔ پرویز مشرف نے وعدہ کیا کہ پاکستان ایٹمی ٹیکنالوجی برآمد نہیں کرے گا۔

ثالثی نہ سہی کوئی اور طریقہ

وزیر خارجہ عبدالستار نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر پر ثالثی نہ سہی امریکہ کوئی اور طریقہ استعمال کر سکتا ہے۔ سی این این کو انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ بھارت نہیں چاہتا کہ امریکہ مسئلہ کشمیر کے حل میں کوئی کردار ادا کرے۔

بھارت کے دعوے

بھارتی وزیر خارجہ جسونت سنگھ نے دعویٰ کیا ہے کہ مسئلہ کشمیر پر ثالثی سے انکار کے معاملے پر امریکہ نے بھارت کا موقف مان لیا ہے۔ ہم اپنے مسائل خود حل کریں گے۔ صدر کلنٹن کا مسئلہ کشمیر ایٹمی عدم پھیلاؤ کے متعلق پاکستان کو سخت پیغام بھارت موقف کی تائید ہے۔ بھارت امریکہ تعلقات کا نیا دور شروع ہو گیا ہے۔ امریکہ ہمارے موقف کو سمجھنے لگا ہے۔ بھارتی وزارت خارجہ نے کہا کہ امریکہ نے پاکستان کی طرف جھکاؤ کی پالیسی تبدیل کر دی ہے۔

پاک امریکہ اختلافات

عالمی نشریاتی اداروں کا تبصرہ ہے کہ پاکستان امریکہ اختلافات پہلے سطح سے نیچے تھے اب کھل کر سامنے آ گئے ہیں۔ السلام علیکم سے شروع ہو کر پاکستان زندہ باد پر ختم ہونے والی کلنٹن کی تقریر میں پاکستانی حکومت کیلئے سخت پیغام بھی تھا اور تنبیہ بھی تھی۔

کشمیریوں کا قتل عام

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج اور خفیہ ایجنسیوں کے اہلکاروں نے جموں اور بدھن میں ایک مسلم گھرانے کے 5 مزدوروں سمیت 14- افراد کو شہید کر دیا جبکہ دو افراد زخمی ہوئے۔ مختلف جھڑپوں میں 2 مجاہد شہید ہوئے۔

مسلم لیگ کی چارج شیٹ

مسلم لیگ نے موجودہ حکومت کے پانچ ماہ مکمل ہونے پر جاری کردہ اپنی چارج شیٹ میں کہا ہے کہ حکومت کا 7 نکاتی ایجنڈا فلاپ ہو چکا ہے۔ نہ عام آدمی کو ریلیف ملا نہ کرپٹ گرفتار ہوئے۔ احتساب کا ڈنڈا استعمال ہونے کے باوجود صرف 14- ارب اکٹھے ہوئے۔ سیاسی رہنماؤں کی کردار کشی کی گئی۔ پٹرول کی قیمتیں دو مرتبہ بڑھائی گئیں۔

جھڑکیاں کھا کر بھی خوش

بیگم کلثوم نواز نے کہا ہے کہ "وہ" کلنٹن کی جھڑکیاں کھا کر بھی خوش ہیں۔ جرنیل صاحب نے چار ٹرک منگوا کر حکومت پر توقبضہ کر لیا لیکن حکومت نہیں چلا سکے۔ کلنٹن دو سو سرمایہ کار لائے جو انڈیا سے ہی واپس چلے گئے۔ حکمران جتنا چاہیں ظالم بن جائیں ان کا انجام تباہی ہے۔ بیگم کلثوم نے یہ باتیں مظفرگڑھ اور ملتان کے دورے میں کہیں۔

جنرل مشرف کا 4 ملکی دورہ

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف چار ملکی دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ وہ ملائیشیا' سنگاپور' انڈونیشیا اور برونائی دارالسلام کا دورہ کریں گے۔ یہ دورہ ایک ہفتے کا ہوگا۔

مسلم لیگ کی تقسیم نہیں چاہتے

مسلم لیگ کے راہنما میاں محمد اظہر نے کہا ہے کہ ہم مسلم لیگ کی تقسیم نہیں چاہتے۔ قبضہ گروپوں کو نکال دیں گے۔ ان کی طرف سے دی گئی عید ملن پارٹی میں خورشید قصوری' طارق عزیز' رانا نذیر اور میاں منیر سمیت اہم مسلم لیگی رہنماؤں نے شرکت کی۔ ہزاروں کارکن بھی موجود تھے۔ میاں اظہر نے مسلم لیگ کی تنظیم نو کا اعلان کیا۔

اب نئی خارجہ پالیسی بنانا ہوگی

سابق وزیراعظم بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اب نئی خارجہ پالیسی بنانا ہوگی۔ خطرات کم کون کرے گا؟ دنیا مداخلت نہ کرے تو مرنے والے تو ہم ہونگے۔ ہم بھارت کے ہاتھ میں کھیل رہے ہیں۔ پاکستان میں لشکر طیبہ کی کارروائیاں کھلے عام ہوتی ہیں ایسے میں بھارت تو کیے گا کہ ہم بات چیت نہیں کرتے۔ طیارے کی ہائی جیکنگ میں مولانا صاحب کی رہائی ہوتی ہے اور وہ پاکستان کا دورہ شروع کر دیتے ہیں۔ پاکستان کے مستقبل کے حوالے سے خطرات محسوس ہو رہے ہیں

امریکہ مطلبی دوست نکلا

ائیر مارشل (ر) اصغر خان نے کہا ہے کہ امریکہ مطلبی دوست نکلا۔ پاکستان کشمیریوں کو خود لڑنے دے۔ نئے نظام کے نفاذ کیلئے پرویز مشرف کا بھرپور ساتھ دیں گے۔

امریکی حکام مفادات حاصل نہیں کر سکے

نیویارک ٹائمز نے کہا ہے کہ امریکی حکام دورۂ پاکستان سے خاص مفادات حاصل نہیں کر سکے۔ دونوں رہنماؤں کی مشترکہ تصویر نہیں لی گئی۔

کوٹھی برائے فروخت

10 مرلے ڈبل سٹوری کوٹھی تمام سولیات مین روڈ گرین بیلٹ 5 بیڈ ڈرائنگ ڈائننگ
سنہری موقع
رابطہ 21/2 دارالعلوم غربی ربوہ فون 491

FAISAL
TRADING CO.
DISTRIBUTORS:-
CHIPBOARD, COMML, FINELINE,
VINBOARD, PLY, LAMINATION,
MOULDING, HOUSE DOORS etc.
145 Ferozpur Road Lahore ☎ 7563101
Near Jamia Asharfia
Chief Executive:
FAISAL KHALIL KHAN

تمام گاڑیوں و ٹریکٹروں کے ہوز پائپ آٹوز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
SRP
سینکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ چناتاؤن نزد گلوب نمبر کارپوریشن فیروزوالا لاہور
فون فیکٹری 042-7924522,7924511
فون رہائش 7729194
طالب دعا۔ میاں عباس علی۔ میاں ریاض احمد۔ میاں تنویر اسلم

ضرورت ہے

مندرجہ ذیل سٹاف کی فوری ضرورت ہے۔
(1) سروس ایڈوائزر : ڈی اے ای آٹو اینڈ ڈیزل متعلقہ فیلڈ میں کم از کم دو سال کا تجربہ رکھتا ہو۔
(۲) اے سی مکینک : گاڑیوں کے اے سی کی مرمت اور نئے یونٹس فٹ کرنے کے کام میں مہارت رکھتا ہو۔ ترجیحاً میٹرک پاس ہو۔
(۳) ویل الائنمنٹ مکینک : کمپیوٹرائزڈ ویل الائنمنٹ اور بیلنسنگ کے کام میں مہارت رکھتا ہو۔ ترجیحاً میٹرک پاس ہو۔
(۴) کمپیوٹر آپریٹر : کم از کم میٹرک پاس ہو۔ دفتری امور اور خط و کتابت کا تجربہ رکھتا ہو۔
رابطہ : منی موٹرز
54 انڈسٹریل ایریا گلبرگ III لاہور
فون 5713689-873384-5712119

نیو راحت علی جیولرز

اکبر بازار شیخوپورہ
فون دکان 53181
فون رہائش 53991
7 شمعہ سنٹر
بیچن روڈ۔ دی مال لاہور
فون دکان 7320977
فون رہائش 5161681

احمد ندیم گولڈ سلور ہاؤس

خالص سونے کے جدید ڈیزائنوں میں فینسی زیورات وکڑے اور چوڑیوں کا با اعتماد مرکز
واپسی پر کاٹ نہیں کاٹی جائے گی۔ اسی طرح سونے کی قیمت بڑھنے سے آپ کے زیورات کی قیمت بھی بڑھتی رہے گی۔ زیورات کی صورت میں سرمایہ کاری کا بہترین موقع خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں۔
دوکان نمبر 15,16 کویت مارکیٹ کوچہ دھوباں گلی ہمعیاں صرافہ بازار رنگ محل لاہور۔ پاکستان۔ فون 7662011

DASCO
سرپرست اعلیٰ : شیخ محمد الیاس
داؤد آٹو سپلائی کمپنی
M-28 آٹو سنٹر بادامی باغ لاہور
فون 7725205 فون رہائش 7285439
شیخ انعام حمید۔ شیخ کلاتھ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ
فون 212207

وقف نو بچوں کے لئے خصوصی رعایت
عمار پوشاک
یگانہ ریڈی میڈ گارمنٹس کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔ نیز مردانہ ڈریس پینٹ' ڈریس شرٹ' عمدہ کوالٹی میں دستیاب ہے۔
پروپرائٹر : احسان اللہ وڑائچ۔ دوکان نمبر 5' 4
کشمیر پلازہ انٹرنیشنل مارکیٹ M-20 سول سنٹر ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن لاہور۔ فون آفس 042-5168629

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
ریلوے روڈ
گلی نمبر 1
نزد نصرت آباد
کلاتھ مارکیٹ ربوہ
ایچ
جیولرز اینڈ بوتیک
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب چوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز : ایم بشیر الحق اینڈ سنز
شوروم ربوہ
فون شوروم چوکی 04942-3171
04524-510

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61